

هو الرزاق

مناقب ائمه

Chitral
1931

حالات

مطلب الاقطاب حضرت سيد شاه عبدالرزاق بنسوی قدس

از

مولا نا محمد صیغت الشد صاحب شهید فرنگی علی

حسب ارشاد

حضرت سید ممتاز احمد صاحب رزاقی بنسوی

بحسن صحت

صاحب مولا نا محمد صیغت الشد صاحب شهید فرنگی علی

باستقامت عابد علیخان شامی پریس پبلیشرز پشاور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَجْدِهِ وَنَصَلَهُ عَلٰی سَوَابِغِ الْکَرِیْمِ

قطب الاقطاب مرشد نام محبوب بارگاہ انہی حضرت سید شاہ عبد الرزاق بانسوی
قدس سرہ الاصفیٰ کی مقدس سوانح عمری، آپ کے سلسلہ نسب و کرامات کے متعلق
اس وقت ارباب اعتقاد کے ہاتھوں میں محض مطول بہت سے رسائل ہیں۔ لیکن
تاؤ اعلیٰ حضرت ملا نظام الدین جیسے جن وقت نظر اور عالمانہ انداز اور جس تحقیق کاوش
کیا کہ آپ کے حالات جمع کیے ہیں انکو علاوہ فضل تقدم کے خاص جامعیت و مرتبہ
استناد حاصل ہوا ہے چھبیس برس اوپر عمر محترم و معظم مرشد می حضرت سید شاہ غلام جیلانی
صاحب قدس سرہ اعز نے سلسلہ میں اس مستند کتاب کو خاص اہتمام سے شایع کرایا
تھا اور تحقیق الفاظ و تصحیح عبارت میں جو غیر معمولی جدوجہد فرمائی تھی اسکا ادنیٰ نمونہ یہی
کہ جب قدر قدیم نسخے اس کتاب کے مل سکے انکو یکجا کر کے کتاب کی تصحیح کی گئی اور اسی پر
مبنیٰ کیا بلکہ ابو ایحیا جناب لانا شاہ محمد نعیم صفاق قدس سرہ فرنگی محلایسے محقق عالم کا بھی
اس میں مشورہ شامل کیا گیا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ ناظرین کو ایک ایک صفحہ میں پیش پیش نسخے نظر

آئیے۔ یقیناً سخت احسان فراموشی ہوتی اگر حضرت عم محترم رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں
 کو اس شاعت میں نظر انداز کر دیا جاتا۔ اسلئے جو شان اور طبقہ پہلی شاعت کا تھا
 یا جو دیکھ و ہایک حد تک اب متروک ہو گیا ہو لیکن نہ صرف اسلاف کی یاد قائم رکھنے
 بلکہ زیادتی تحقیق کیلئے اسی کو قائم رکھا گیا اس قابل عزت کتاب کی ہمت و عظمت
 کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ خیال غلط نہیں ہے کہ صورت موجودہ سے زیادہ اسکو صورت اور معنی
 شاندار بنایا جاسکتا تھا یعنی مفید حواشی اور کارآمد نوٹ حضرت مصنف کی
 سوانح عمری، نفس کتاب پر تبصرہ، ارض مطہر پائشہ کے تاریخی حالات، خود سلسلہ دین
 کی مختصر تاریخ چیزیں ایسی تھیں جو نہ صرف زمانہ موجودہ میں جبکہ اصول تصوف
 و سلوک سے ایک عام خبری اور ضروری تھیں۔ بلکہ کتاب کو زیادہ نفع بخش بھی بناتیں
 لیکن چونکہ شاعت میں عجلت زیادہ تھی اسلئے ان چیزوں کو رسالہ ہذا کی اردو ترجمہ کیلئے
 چھوڑ دیا گیا ہے۔ جسکی تکمیل میں میرے عزیز جناب مولانا صبغت اللہ صاحب شہید
 فرنگی محلی مصروف ہیں اور جو انشاء اللہ جلد ملک کے سامنے پیش کیا جائیگا۔
 اس کتاب کی تصحیح میں بھی عزیز موصوف نے میری مدد کی ہے۔ اسلئے ناظرین
 کتاب سے توقع ہے کہ مطالعہ کے وقت عزیز موصوف کیلئے میری طرح دعائے
 فلاح و نسا و آخرت کو نہ بھولیں گے۔ فقط

ممتاز احمد رزاقی بانسوی

یہ کتاب منیر مسلم سودیشی اسٹور و کٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ سے قیمت ایک روپیہ
 ملسکتی ہے۔ تجارت کتب کے ساتھ رعایت رکھی گئی۔ ویلو کا بھیجنے پر پورے دن کے نیلے
 باعث زحمت ہے۔ اس لیے پیشگی قیمت ہی روانہ کرنا بہتر ہے۔

فهرست مضامین مناقب رزاقیه

ردیف	مضمون	صفحه	ردیف	مضمون	صفحه
۱	خطبه و مقدمه	۱	۱۳	تکریم کبری به سبب خلل در شغال	۱۳
۲	تقسیم و اجزاء کتاب	۲	۱۳	شماختن سید مجرب و سفا	۱۳
۳	وصول اول	۳	۱۲	سیر و سفر او دوست می داشتند	۱۲
۴	نسب شریف	۴	۱۲	مقصد رزاقی از قوم بنود	۱۲
۵	وطن	۵	۱۲	بناثر از کلمه لطیف	۱۲
۶	تعلیم ابتدائی	۶	۱۲	وصول سلیم	۱۲
۷	حلیه مبارک مضمون و فایده آن	۷	۱۵	تشبیه آواز بافتن خواه متوجه شایسته	۱۵
۸	حالات وقت وصال	۸	۱۵	تفصیل جواب حضرت امیرالمؤمنین	۱۵
۹	ارشاد متعلق صاحبزادگان	۹	۱۶	تعبیر دادن از محال خود	۱۶
۱۰	طریقه قادری	۱۰	۱۴	ذکر دم کردن سیم انداختن بر بدن	۱۴
۱۱	طریق دیگر	۱۱	۱۸	روزه و اشتتن در سفر	۱۸
۱۲	طریق روحانیه	۱۲	۱۹	مسئله تمیم و الهام متعلق آن	۱۹
۱۳	وصول و کیم	۱۳	۲۰	تشبیه متعلق الهامات حضرت	۲۰
۱۴	ملاقات با شاه عثمانیه اندر	۱۴	۲۱	لازم نیست که الهام ولی مطابق قرآن باشد	۲۱
۱۵	جابجا نوکری کردند	۱۵	۲۲	ان لذین آمنوا و عملوا الصالحات می آیند	۲۲
۱۶	سخاوت	۱۶	۲۳	مواخذه عالمی بر اجمال نماز	۲۳
۱۷	شجاعت	۱۷	۲۳	سر عدم تقید نماز	۲۳
۱۸	تواضع	۱۸	۲۷	واقعه قضیب البیان موصلی	۲۷
۱۹	بیعت	۱۹	۲۶	شاه دوست محمد	۲۶
۲۰	چانه دمی بر پشت اسپ است	۲۰	۲۸	ملکال الدین و مسئله ناسخ	۲۸
۲۱	بیدار بودن در شب	۲۱	۲۸	وصول پیام	۲۸
۲۲	تقبیل طعام	۲۲	۲۹	ملاقات با درویش کیمیا ساز	۲۹
۲۳	فرق اخلاق با فقر اول و ثانی	۲۳	۳۰	مارالقیقات به اکسیر نیب	۳۰
۲۴	سپارش نگرین	۲۴	۳۱	الهام متعلق فرخ سیر و پادشاه	۳۱

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
۴۲	مسئلہ سلع	۳۱	الہام و گیر تعلق و ذیراد	۴۵
۴۳	مستفیض شدن مرد و کنی	۳۲	حضرت عثمان اور قرآن شریف اور پند	۴۶
۴۴	عادت شریف بود کہ اکثر علی الصباح	۳۲	حضرت علی در ادراک کتاب خود گرفت	۴۷
۰	در بیان و بیشعاری رفتند	۳۲	امیر معاویہ و پند سرنگون	۴۸
۴۴	نفرت از قنات و سرگذشت	۳۲	ابو عمریہ و برابر یکہ ارشاد دیدند	۴۹
۰	قاضی	۳۲	زیارت حضرت ابو بکر صدیق	۵۰
۴۵	نجات یافتن زنی آسیب زده	۳۳	ملاقاتی کہ بہتہ اندر میگفت	۵۱
۴۵	عالم جن سحر و سہ بود بے تسخیر	۳۴	محمود شہید را دیدند	۵۲
۴۶	قصہ تلید مصنف	۳۴	قرء	۵۳
۴۸	می دیدند بی حق وی نشند سماع وی	۳۵	آواز شنیدن از مزار شیخ گالی	۵۴
۴۹	مستفیض شدن بہنگ	۳۵	خساک ام سنیات براراند	۵۵
۴۹	آمدن مارے بہر سلع ذکر	۳۶	مراعات نشانات انسانی بہترست	۵۶
۵۰	مائل شدن بہ ہندو بکہ	۰	از خدمت وے	۰
۵۱	بر آوردن زنی از چاہ	۳۶	فرق قصاص و خون بچہا	۵۷
۵۱	چادر را از میان کشیدند و ہم او ہمہ	۳۸	در کین بودند جامعیت اعداد	۵۸
۰	طور ماند	۰	آخر کار خاسر شدن	۰
۵۲	فرق معجزہ و کرامت	۳۹	صلح خیم	۰
۵۲	بجہات طعام اطلاع می یافت	۳۹	زندہ کردن گاومیش	۵۹
۵۴	انشائے دراز شخصے از قوم ملائکہ	۴۰	متاثر شدن قرآنی	۶۰
۵۵	قصیدہ حضرت سید شاہ رؤف علی صاحب	۴۱	باز متغیر شدن حالات وے	۶۱
۵۶	قصیدہ حکیم معصوم علی صاحب	۴۲	حضرت محمد اسحاق خان	۶۲



الحمد لله الذي رزقنا الرزاق والارواح والاشباح الخلاق للموجودات جميعا بالحكمة البالغة المباركة
 والصلاة والسلام على سيد العالم بتخلق بالاخلاق الالهية الشريفة البالغة فضل الرسل
 والانبيا بما لا يكتفى للعالم الغيب والشهادة وعلى متقنيه من الال اصحاب ولى السعادة وعلى
 من شتم بالاحسان بالمعرفة والعبادة وتبعد فيقول ترابك قد ام الفقه القادرة كثيرهم الله تعالى
 وعز وجل ما تجلى الحق على قلوبك لا ولياء وترقى العرفاء واصفياء نظام الدين محمد
 بن قطب العلماء ومركز دائرة المعارف الربانية والاسرار الالهية قطب الدين السهالي
 مولود اوالانصارى محمد انه اذ قد صدق معارج العبادة وسعد جده بتحصيل ايقان المشيخ
 قدوة الاولياء وعمدة العرفاء حاوى المعارف الالهية جامع الاسرار الربانية قطب لو
 السيد عبد الرزاق مد الله تعالى ظله الطليل على الخلاق والخلائف تاج مطلى عرشه
 على سائره ان يكتب بعض حواله الجلية فصحم العزم وعلى الله التكاليف وهو الموفق ويرجو
 ان يمد الله تعالى بركة صحبته العلية الى ما اشدى وان تكون هذه الرسالة ذخرا وهدى

ابانته
 انجم الاحسان المودع
 الصغرى
 القفاوه
 اشدى

ليوم الستار اتلنا مع الاجاب وتيك التي	فيارب باخل بحبيب محمد اليها قلوبك لا ولياء تسارع	نبيك هو السيد المتواضع فبايك مقصود وفضلك زائد
------------------------------------------	-----------------------------------------------------	--------------------------------------------------

وجودک موجود و عفو ک واسع

آئی افض علی انوار عطا توہ اشخ الاجل فاضلہ بعد افاضتہ

واکرمی بتلا لؤلؤ الی فیضہ تلالو ابعد بلا لؤلؤ و احسنی والقلب فی ذکرہ و اشرفی فی الوقت الموعود
والروح یقتان بمطالعة جماله و احشرنی والسورة تحمی بشاہدہ ذاتہ و ادخلنی فی الدارين
فی زمرة احبائه علم و فکک لہ تعالیٰ خیر ان محاسن شیخنا الکامل غیر عدیدہ و مناقبہ غیر محصوۃ
و کرامات وی لا تحصى ست و مقالات وی از اکتناہ بیرون ست پس بندہ در گاہ کہ کترین

بہا ترین
و مقامات
لہ از کترین
ما لہن جناب
از شہدہ مذاق
بیاد اشرفین
وہ مشہدہ
ست

از خدیوہ جناب پاک ست و شہدہ از مذاق اولیاء اللہ تعالیٰ کہ مشامش بہرہ ور شدہ است
و در دست از اندازہ و احصای مدائح و عطیات الہی و موهبات ربانی نامناہی کہ وہاں
مطلق بقلب حضرت شیخ قدس سرہ الاصفی روزی نمودہ بفضئلہ و کمال کرمہ
ترا چنانکہ توئی ہر نظر کجا بندہ بقدر بیلش خود ہر کسی کند ادراک لکن بقدر طاقت خود

احصاء و آنچه دیدہ و از زبان مبارک شنیدہ و از یاران معتمدین دریافتہ دین اوراق تحریر
می آرد و اللہ ہادی الی سبیل الرشاد و ہو المثبت لاقدام عبادہ علی ما یلیق و البعد عما
لا یلیق و علم ایہا الطالب لشارق الی جناب الحق تعالیٰ و احبہ بہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم
سمتہما مناقب زاقیہ ترجمتہا علی خمسہ و وصول لیسبل علیک لاستخراج و صل
اول در بیان نسب علیہ مبارک و وطن و احوال وفات و سلسلہ انساب طرفہ صیفا

اقدام
بہا ترین
در جہت
مدعا و احوال
ب شریف
لہ شریف

عادہ التقاریر و غلامان
مذکورہ از ان کل شجرہ الہامی کہ فیضہ از اشخ
حضرت استاد و مہتمم در علم و تقویہ و شرف و کرامت
کہ از لفظی زمرة احبائه نام السلام علیہما افضل
مخفف علامہ حضرت شہید شہداء حضرت
بود و حضرت شہید شہداء حضرت
عبارت از رسالہ از وی کہ در بعضی کتابت
عبارت از رسالہ از وی کہ در بعضی کتابت
عبارت از رسالہ از وی کہ در بعضی کتابت

بہا ترین
مدعا و احوال
ب شریف
لہ شریف

صلی و سلم در بنده از احوال خلاق و ارادت کشف معارف اقوال و ال بر محبت الهی
 وصل سیدم در بیان بنده از آنکه بهشت بافت غیب لسان بزی تجلی یافت وصل
 چهارم در بنده از واردات منام و الهامات در لفظه بدن سمع آوازها تف و الهامات
 از جهت ارواح اولیا ظاهره وصل پنجم در بنده از کرامات و خرق عادات که متضمن
 بعضی تاثیرات بر صحابست وصل اول بدانکه نسب حضرت شیخ قطب وقت شیخ

الاسلام مرشد مسلمین شیخ عبدالرزاق قدس سره الاصفی و بهر آنکه تقسطه الاونی بسید عالم
 صلوات الله علیه و علی آله الطاهرین می پیوندد و جد کلان بزرگوارشان بزرگواران بزرگواران
 پختشان در هند آمده و به پیش مرگ هندو قاری کلی داشت ازین راه افواج قاهره همراه داشت
 و هنوز مرتده را حکم ضرب عناق الکفره و جاهد الکفار اخرج نموده متصرف بخطه آنها شد
 و روح اسلام بجهت قوت گرفت و بعد چندی از ایام حفیدان بزرگ در موضع محمود آباد
 از نواحی دریاباد که قصبه است از اعمال و دمه سکونت گرفته و بسبب حج مرج که راه یافت
 آن خطه بدست دیگری رفت و حضرت شیخ اصفی قدس سره الاصفی در قریه بانسه که خانه
 مادری در آنجاست در خانه جد مادری خود توطن گرفت و ایام طفولیت و خردسالی از
 اکتساب شنائی از حروف و خطا شنائی نگرفت الا آنکه در آن هنگام قرآن مجید خوانده و از
 لسان پاریسی گرفت چنانچه عادت هندست که طفلان از لسان مسطور مقامی کنند

دوم
 بهشت
 لسان غیب
 کرامات
 شیخ علی شریعتی
 و صحابه
 و نزد
 شده و رونق
 یافته
 اعلی الله در حقیقت
 گرفته
 و خردسالی شنائی از
 حروف و خطا گرفته
 و خردسالی از شنائی
 علم شنائی از حروف
 خطا گرفته بود

شیخ اصفی قدس سره الاصفی در قریه بانسه که خانه
 مادری در آنجاست در خانه جد مادری خود توطن گرفت و ایام طفولیت و خردسالی از
 اکتساب شنائی از حروف و خطا شنائی نگرفت الا آنکه در آن هنگام قرآن مجید خوانده و از
 لسان پاریسی گرفت چنانچه عادت هندست که طفلان از لسان مسطور مقامی کنند

و در این کتاب
 از کرامات
 و خرق عادات
 که متضمن
 بعضی تاثیرات
 بر صحابست
 وصل اول
 بدانکه نسب
 حضرت شیخ
 قطب وقت
 شیخ

رسائید

بعض رسائید که در حق صاحبزاده والا چیزی فرمایند فرمودند استقامت نمایند و
 هرگز قصد تحصیل معاش بجانب مرا و اعمال نکنند همه خوب خواهد شد آنچه از پیر و سنگی خود من
 رسیده بوی نموده ام بوی مشغول باشد انشاء الله تعالی نافع خواهد شد مرضی حق تعالی خواهد شد
 بلکه همیشه یاران طالب حق تعالی بگویند که هر آنچه با آنها رشا یافته بجز جهد کوشش فیض الهی
 خواهد شد انشاء الله تعالی بعد از آن مخلص صادق بعض رسائید که وجه گذران ندارند چگونگی
 استقامت نمایند فرمود که من که در خانه نشسته چیزی مدد معاش نداشته بودم و رزاق مطلق
 رزق رسائید بطوریکه از دیگران مواسات کرده شد این چند کلمات در میان آمد بعد از آن توجیه
 بجناب خود شد و بعد ساعتی ملاقی بحق شد قدس سره العزیز حق تعالی از برکات
 وی مامریان را بهره مند گرداند قدس سره الا صفی پیدانا بقسطه الاونی و هم شنیده شد
 که بعض از کار رشا فرمود که از دردی بسط رزق و وجه معاش شود حضرت قدس سره الا
 و طریقه قادری بود و صرف بیعت بجناب قدوه عشاق و اصلاان بحق مستغرق بجناب احد
 مطلق سیاح بحر حقیقت و سیار راه طریقت قطب وقت میرسد عبد الصمد ظلله العالی خدا نما
 نمود مزار مبارک می در احمد آباد گجرات یزار و تبرک بدو منتهی بجناب شاه شیخ اسلام هدایت الله
 خدا نما قادری بیعت کرده و اجازت گرفت ظاهر او خطه عربت فون است و وی بجناب شیخ
 المشایخ الکبار عارف کامل قدوه موجدان و اصلاان شاه حسین خلیفنا قدس سره و در بیان پوله
 مرقد مبارک اردیزار و تبرک بدو وی بشیخ اسلام قطب وقت شاه امان الله المانی رحمه الله تعالی و دو
 بشیخ الاسلام شاه ابراهیم بکهری می پیوند و وی بشیخ اسلام شاه ابراهیم ملتانی و وی بشیخ
 اسلام میران سید بخش فرید بکهری و وی بشیخ اسلام شاه جلال و وی بشیخ اسلام سید محمد
 و وی بشیخ اسلام شیخ بهاو الدین و وی بشیخ اسلام شیخ ابوالعباس و وی بشیخ اسلام سید حسن

طریقه قادری

شیخ الاسلام شاه هدایت الله

الاسلام

شاه

الاسلام

الاسلام

الاسلام

الاسلام

و بطریق روحانیه

الاسلام و نیز در تقاضای عنده وصل و صلوات

رضی اللہ تعالیٰ عنہ و وی به پدر بزرگوار حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 و وی به پدر بزرگوار سید شہدا قره عین سید النساء فاطمہ زہرا بن امیر المؤمنین سید الانبیاء
 و المرسلین حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و وی به پدر بزرگوار حضرت امیر المؤمنین
 صاحب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی آلہ و صحابہ وسلم و بطریق روحانیت کہ ویرا
 طریق اویسیہ میگویند اجازت از جانب خواجہ بزرگ حضرت خواجہ معین الدین چشتی
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ چنانچہ در قصبہ موہان بتقریبی نزول فرمود و مردم آنجا عقیدت
 بسیار دارند و اکثری از سادات و غیره عقد بیعت دارند شخصی تندی مباہلت نمود
 و بعضی رساند قبول فرمود و آن مرید صادق گفت من گوید گی بجانب بدان چشت
 دارم هر چند همه خانوادہ ابرحق اند و بزرگند لیکن عقیدت باین خانوادہ گرفته ام پس آنحضرت
 فی الجمله سکوت فرموده گفتند کہ بحضرت خواجہ بزرگ ملاقات معنوی شد اجازت فرمود
 پس آن شخص مرید در طریقہ چشت شد و شجره کہ دایم شاخ کرام بنوشت و پیران ہر پیر مستم
 نویساندہ باین طریق کہ الہی بجزمت راز و نیاز یکم فقیر عبد الرزاق بتودارہ الہی بجزمت
 راز و نیاز یکم خواجہ بزرگ شیخ اسلام خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتودارہ الہی
 آخره و بر زمین اعتبار اگر طریق چشتی شمارند در نخواستہ بود کہ در قصبہ سولی نزول فرمودہ
 بود مردم ارادہ بیعت آوردند حضرت قدس سرہ در خطرہ آوردند کہ این قصبہ ولایت
 شیخ احمد عبدالحق ست رضی اللہ تعالیٰ و مزار مبارک دران قصبہ است یزار و تبرک بہ
 فی الحال لقای معنوی بر روح مبارک شان شد آثار اجازت و رضا لایح شدن گرفت
 وصل و ویم حضرت قدس سرہ العزیز در ایام طفولیت بقصبہ سولی متوجہ شد ظاہراً
 بہ تحصیل علم بہرہ یک خادم معاون ظاہراً پدر بزرگوار ہمراہ کردہ بود در اثنای اہ ماندگی

نمود حضرت فرمود شما هم بخورید گفت اگر بپر کردن رود های خوارستم چرا نرود بیرون شهر
 می کردم و نخورد ایام ابتدای سر ما بود پوششش خود بحضرت داد و حضرت پوشید و پوشید
 چون با خربش بیدار شدند در ویش است و نه پوشش پوشش خود را گرفته راهی شد
 بنده از حضرت قدس سره العزیز پرسیدم که حالا آن در ویش کیاست فرمود والله اعلم بعد
 لجه گفت که در خطه عرب فوت کرد و علیه الرحمه چون روز بوییداشد آن رفیق که از راه جدا
 شده بود آمد همراه وی شد مراجعت بخانه نمود چندی گذشت چون ایام تکلیف رسید
 از عوائل زمان از اشتغال بکتاب ماند و چون وجه اسباب معاش و رفیق بود
 نوکری کرده جا بجا نوکری می کرد و از علوفه بجا جت ضروری خود و خواجه من عیالها
 می پرداخت و سخا بسیار داشت هر چه در وجه علوفه می یافت از برخی ازان بکونج می برد
 و از برخی ازان بفقر مواسات میکرد بلکه از بیشتر مواسات میکرد همچنین میگذاشت
 بارش داشت هرگز نمی رسید مائل وی کیاب بود در نواحی دکن پیش عالمی از عمان دشارهی
 نوکر بود روزی پیش وی بادگیر نوکران از سپاه نشسته بود یکی از اهل قلم وی گفت که نقیده
 سپاه نشسته کسی نیست که از فلان متمرذ زبر آرد شخصی که تهور داشت گفت که من بیرون
 وومی رامی آرم در خاست و گفت سید عبدالرزاق رفیق میشدی گفت میشوم هر روز
 برخاستند و پیش آن متمرذ نشستند و گلوش گرفتند و سلاحی که داشت از پیش وی گرفته در
 گلوش ملحق ساختند آن متمرذ مضطرب شد سپاه وی کرده اگر میگردیدند لیکن جرات نمی
 یافتند و آن زمیندار متمرذ گفت شما باور شوید ما را می کشند پس آمدن شما را لایق است پس
 تمامه زبر را کفیل داد و اهل قلم آن عامل مدد در آنچه نشان خواطر آنها بود کرده اند پس
 ایشان فرمودند حالا هیچ وجه شبهه در رسیدن نیست بگذاریم بگذاشتند و از وی شدند

لکن بعضی بنده
 خدا در آن
 در ویش کیاست
 اللغات
 نقیده
 می پرداخت
 سخا
 بجا جت
 بیداشت
 گلوش
 گلوش
 دزدان
 ایشان
 پرسیدند

و گفتند که مایان میرویم در سپاه شاه هر کسی داعیه شجاعت داشته باشد هر چند مایان در آن
 بشنیم و حضرت نمی فرمود که هرگز در آنوقت ایم و ترس بوجهی نبود کسی قوت و قدرت
 نیافت و همچنین حوادث بسیارست و توابع بسیار داشت و فقر از هر قسم در دایره
 خانقاه نزول میکردند و از ضروریات از طعام و غیره مرفه می شدند و چند روز اقامت
 می کردند و نزول بود هر روز همان بودند ازین سبب مقروض بسیار شد اگر فقرا
 بست و پنجاه و یا زیاده می آمدند غله میدادند با اسباب خنق هر قدر که می طلبیدند
 می یافتند اکثری از آنها قوم ملائیه هستند که ترکیب خلایق شرع سخنها را لاطائل میکنند
 هرگز چیزی نمی گفت و پا داس نمی داد و بوقت مناسب فوق و لین نصیحت میکرد و بعضی
 از آنها در آنوقت تنگ میشدند و در عالم توکری در بنده احمد آباد طرأت بود شخصی گفت
 که در اینجا در پیشی است که مردم در حق حسن ظن دارند و خدا نما میگویند بوی رسم و سنیت
 ایستگیم گفت بسیار خوب لقد سمعت از دعوت پیش پیش حضرت قطب قدوه عرفا
 حضرت سید عبد الصمد علیه الرحمة رسیدند و درخواست بیعت نمود و قبول فرمود و از آن
 او کار ارشاد فرمود در طرأت چند ماه ظاهر از چار زیاده نباشد اقامت داشتند
 و چند ساعت در شب یازده روز از سعادت لقای نجسته شیخ بزرگوار خود بهره مند میشدند
 بعد از آن بتمام میرفت و در آخر شب بذكر مشغول می بود و در روز از خلق کنار
 میگرفت شخصی بجناب حضرت میرسد عبد الصمد علیه الرحمة بعرض رساند که سید
 عبد الرزاق را بخاریت چله امروانه میوه و چله وی بر پشت اسب است چون صاحب
 قدس سره العزیز واقف سرفقه بود و در بان مبارک تاثیر می قومی است بیت الهی
 بر پشت اسب کار شد که با ولیامی گسل و خلوت میشود و از جناب حضرت میر صاحب

که در اعجاز
 که مایان
 بیستم بیاید
 می شود
 در وقت
 حق وی
 بیست و نهم
 قطب قدس
 در آنجا از
 فرمودند
 چهار
 بتمام خود
 در امور خود
 میفر

بیت

قدس سره العزیز اجازت سیر جانی شد پس از احمد آباد متوجه سوی گنبد چندی در نوکری
 و خدمت فقرا گذرانید بعد از آن از روحانیت حضرت میر سید عبدالصمد علیه الرحمه اجازت
 اقامت در وطن ترک نوکری دریافت بوطن آمد و اقامت گرفت و از اخلاق غریبه
 شرعیه بیدار بودن در شب مگر قلیل و میگفت مردم را مقدار پاس شب یعنی ربع کفایت
 دارد و خودش از پاس شب کمتری خسپید مگر اینکه عارضی پیدا آمد و یاران را سوگند به
 بیداری می شد و از طلبه حق کسی که بسیاری خسپید رضی بانی شد و سوگندی ساخت
 که شب چیزی نخورد و در روز اندک تا احیای لیل و ذکر که صورت چلو معده می گیرد و یک
 صورت یابد و خودش سیر نمی خورد و هر وقتیکه بخورد گرسنگی باقی داشت اگر آنقدر باز
 خورد جانش بود بلکه اگر زیاد از آن خورد جایش هم داشت و در رمضان مبارک
 بروزه تا کبدمی فرمود و در تغلیل طعام در وقت افطار مبالغه داشت و منع از طعام
 در شب نهاده بود که تغلیل طعام بعد از افطار چنانچه باید میکردند و از اخلاق مرضیه آن
 بود که اگر فقره که ظاهراً سیاهی آنها عشق الهی است همان می شد طعام ما بین بدین شے
 مینهاد و تخلی باطبع می کرد مبالغه در خوردن نمی کرد و می گفت هرگاه در ویش است و
 سیاهی وی سیاهی طالب حق است تعالی بسیار خورد و پر ساختن شکم در حق شے نه قاتل
 و کم خوردن تر یاق بحر بگرم مبالغه کرده که فلان چیز بخورد یک لقمه دیگر و سیر تا بد گفته بنده
 بسیر خوردن مشغول باشد پس بوی ضرر عظیم پیدا آید و اگر از انبای دنیا همان میشد شفقت
 می فرمود و تاکیدات در خوردن و مبالغه نمود شاید که در مجلس بیگانه شرمش گیرد و گرسنه مانده
 و خوف ضرر در حق وی نیست چه تمام شب می خسپد اگر نمی خسپد بجز مشغول میباشد
 که محمد نیست و از اخلاق مرضیه آن بود که شفقت بر طفلان بسیاری کرد و بظلمان و آن

بسوی

اخلاق

باید

بسته

اخلاق

و مبالغه

خوردن

بخورد بگفته

بمبالغه

اخلاق

که در لسان این قوم آواز باقنای گویند بود خواه متوجه شود یا نشود ازین راه احصای
 آن متعذر است و در هر ساعت همین بود که ایا راعی احاطه چون متوجه باین مهمات
 نمی شد محض نظر به مجرب است هم یاد نمی داشت بنده ای ازان که ذهن تذکر نماید
 در تحریری آورد پس بشنوا از جمله اغیست که روزی بنده در گاه و یاران و گرد مجلس
 حاضر بودیم که فرمود در زمان پیشین پیر و ستگیر میر سید عبدالصمد علیه الرحمة را دیدم که
 می فرماید که امروز دو شنبه باشد از سخن حیات دنیا خلاصی یافتم و بقای حبیب
 پیوستم و بعضی یاران از کجرات آمدند نشان دادند که پر روز شنبه وصال بود گفت
 من متحیرم که شکست خورده باشد و این محض در دنیا بدیده گفتم معامله اولیا تعجب است
 فرمود آری معامله اولیا تاویل پذیر است چنانچه ابراهیم خلیل صلوات الله تعالی علیه
 و علی نبینا و آله الطاهیرین را بود چون این مجلس بود بنده گفتم که خلیل علیه الصلوة و
 نبینا و آله چه طور لاحق شده بود بعضی یاران گفتند که آن قصه را میدانی سؤل از
 بهر حیت گفتم بهر اینکه بزبان مبارک بود پدافرمانند در نیصورت مصدق معامله و
 مسکاشقه دیگران میشود فرمود همین که دُنبه را بصورت این بیگفت که خبر میدید که در
 فصوص فتوحات مذکور است و پرسید این کدام کتاب است گفتم این هر دو کتاب از
 شیخ ابن عربی قدس سره الشریف است بدانکه حضرت ابراهیم در خواب پدید که پسر خود را
 که اسحاق باشد فرج می کند بعضی گویند که اسمعیل است علیهما السلام و پسر این خنج اب
 و انمود پس گفت اسمع و اطاعة فافعل ما تؤمر سجدتی انشاء الله من الصابرين چنانچه
 مشهور است و در قرآن مجید صریح است بزنج پسر توجبه شد و چون خواست که کارد کجاف
 رساند بر طلقوم دُنبه رساند و کار تمام کرد و علمای روایت را احوال است در علم تفسیر اصول

روز
 شنبه
 که آیا

بنا بر حدیث ابراهیم

و کار را
 و علمای

کردن شریف در دل قرآن آریسته میخواند کسی نمیدانست حضرت قدس سره العزیز
 فرمود خبر میدهد قد قیل القرآن توتیلاً اختصار مجلس متخیر بودند فاحصل زشان نزولش بود
 که حضرت فرمود که آن شریف قرآن مجید بوجه نیک خوانده باشد و از آنجمله انیسیت
 که بنده در گاه از آزار قرصه مشانه مبتلا بود هر چند این علت از زمان پیشین بود لیکن
 در آن هنگام استیلا گرفته که رنجش بجدی بود که نطق عبارت و میدان تحریر بسیار
 تنگ است آثار رحم بر آنحضرت قدس سره العزیز لایح شدن گرفت پس گفت خبر مید
 که بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کَلِمَةُ الْاَلٰهِ اَللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ اَنْتَ
 اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ خوانده بر هر دو کف هر دو دست دراز کرده چنانچه در حالت عبادت
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کَلِمَةُ الْاَلٰهِ اَللّٰهُ بَعْدَ اِزَانِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ و مدور بر روی مالدا از ذوق تا پیشانی و از آنجا مالیده بر سینه
 و نه نو و ساق تا هر دو پا دست راست بر ساق راست و دست چپ بر ساق چپ کشد
 و در آنوقت سه بجا شب قبله با وضو و یا تیمم انشاء الله تعالی صحت خواهد شد ظاهر این فرمود
 دیگر امراض جسد اینیه را دفع است بلکه ورودش امراض نفسانی را هم و بنده در گاه
 عقب هر نماز فرض از فرائض نچکانه بعد فراغ سنت وی چهل و یک ول درود
 و آخر آنچنان کرده بعنایت الهی از آن شدت غیر متوقع الحفنة مخلص یافته قریشی
 قدیم شده الحمد لله علی ذلک و از آنجمله انیسیت که در ماه رمضان مبارک که در
 ایام گرما بود در هنگام برسات که گرمی در آن هنگام در ملک هندوستان زیاده از حد
 میشود میدی از جانی آمده که چند شبانه روز راه داشت روزه دارد آمد و حضرت
 صاحب قدس سره العزیز مداح همت وی بودند بنده را بخوبی از تخیر پیدایش چه شیخ

و از آنجمله

ذکر کردن بسم الله الرحمن الرحیم

و بنده

در

جسدانی را نیز

بجای آن

بسیار

جاست

شبان

ابن عربی قدس سره در فتوحات میفرماید که مسافر از روزه ممنوع است بلکه واجب است
 که افطار نماید و حضرت شیخ قدس سره العزیزینح بر صوم وی نماید بعضی رساندم که آیا
 روزه بهتر است مسافر یا فرمود خبر میدهد که افعال ناشتیعه نیست و گفت معنی این چیست
 گفتم آنچه مقصود حضرت است اهمیت است که آوز حسن است ولیکن ترجمه مطابق الفاظ است
 که شتیعه است تر و در راه یافت گفت که عجب جمه است فی الفور گفت که خبری و بد که روزه
 طبیعی نیست باز گفت خبر میدهد که روزه بهترین چیز است بدانکه حضرت شیخ چون اُمّی
 بود بیشتر آیات و احادیث بوزبان عربی دیگری شنید و نتوانست بکلمه وی چنانچه
 هست و پیوسته می گفت چه کنم زبان یاری نمیدهد و در نه بیعت فصیح می شنوم و چون
 متعارف بعضی مردم در شتیعه ناشتیعه است شتیعه شتیعه هست تفاوت بان داشت
 ازین راه در تعبیر همچنان آورد و بنده چون باین مستفید شد جزم نمود که اقتضای شیخ
 ابن عربی قدس سره الاصفی ظاهرا بقوت علم و نظر بوده باشد چه در اکثر جا در فتوحات
 میفرماید ما وجدنا بطریق صحیح و لا بکشف و وجدان و از آنچه گفته اند نیست که شخصی از طلب
 علم ظاهر او در حضرت با نسد آمد و از لقای خجسته بهره مند شد و یک و سه روزه تا نده توابع
 خواست حضرت شیخ قدس سره العزیز فرمود امروز مانند بعضی رساندم و روزه در پیش
 آمده که حضرت مانند نیدد حضرت شیخ قدس سره فرمود که ان کنتم جنباً فاطهروا
 چه معنی دارد و شما طالب علم بگوئید و دل وی ندامت رو آوردن گرفت و گفت
 معنیش معلوم کردم و رفت تبتی اسباب غسل نمود ظاهر از خواست آمدن وی همین بود
 که بدون غسل زود و از آنچه گفته اند نیست که در قصبه وی ملا شیخ پدلی کبیر فارسی بلام
 از علم ظاهری بهره داشته و دروغ و زهد پر داخته مردی بسیار بزرگ خفته در راه می

فناک

روزه حرام

کبیر

نسخه کتب

پیدا

و از آن جمله

و از آن جمله

راه یافت پیش حضرت قدس سره الاصفی آمد و گفت شما از جان حق هستید بفرمایید که
 عاقبت من چه طور خواهد بود و از مرده بجزیرت خاتمه بهره مند گردانید حضرت قدس سره
 الاصفی فرمود این در اختیار من نیست شما عالمید همه خبردارید از راه تو شیخ فرمود بعد
 از آن گفت خبر میدهم که لا تموتن الا و انتم مسلمون ملا شیخ پدلی شاد شده
 بزودی برخاست و رفت باین ترس که از زبان مبارک چیزی دیگر نیاید و آن جمله
 اینست که در تیمم از بعضی ماضیین پرسید که تیمم تا بند دست کفایت دارد یا نه چون
 درین فوایحی مردم حنفی المذهب هستند چنانچه حضرت قدس سره الاصفی هم در اعمال
 حنفی بود گفتند که کفایت ندارد و فرمود مرا معلوم میشود که کفایت دارد یا گفتند که خبر میدهم
 که کفایت دارد بعضی طلبه علم چون عقیدت کلی بجناب عالی انداخته تکلم کردند که بچه طور کفایت
 کتب فقیهیه بخلاف وی ناطق است بدانکه اختلاف است فقهارا که در تیمم استیفاء فروع
 است یا به بند دست کفایت دارد حضرت امام عظیم و صاحبیه رحمهم الله بر اول
 و امام شافعی بقول تیمم و جامع بر تانی و اکثر احادیث صحاح مؤید قول امام شافعی
 و غیره است و ظاهر اقولی حضرت شیخ ابن عربی قدس سره الاصفی همین است
 و این شیخ حضرت شیخ چنانچه سری سقلی و حضرت غوث اعظم که عامل بذبیب امام شافعی
 و یا احمد بن حنبل بر همین است پس تکلم بچه طور است و مع هذا امام مالک رحمه الله تعالی
 مرفوعا روایت می کند که اختلفوا فاصبحوا و غسلوا و غسلوا و غسلوا و غسلوا و غسلوا و غسلوا
 الاصفی که تیمم کفایت تا بند دست شده باین رحمت مبشر شده بوده یا غوث کلان او تکلم
 فان الله اعلم و از آن جمله اینست که روزی باران از حد نه یاده بارید گرفت جناب
 مردم کوشه در عمر خود با نشان بچنین بارش می دهند و حضرت شیخ قدس سره الاصفی

نمونه
 تیمم
 کفایت
 اختلاف فقها در تیمم
 ملاحظه فرمایید
 در این کتاب

در آمدن خانۀ بود شب از نصف گذشته و آب و تمام ساعت خانۀ پر شده یکایک شسته
 که تم در دل گفت که قوت قیام ندارم چه در آن روزها که بعد از یک و سال و می ازین
 عالم ارتحال گرفت و اعضای سافلۀ قوت نداشت چنانچه از خود بر نمیخاست باز شنید
 تم رومی فرمود که چون بگردد و شوم شنیدم در خود یافتیم که کسی میکشد رخصت ماند و بود نمید
 پس آواز با و از بند بگرات بدم رساند که یا فلان و یا فلان مردم بیدار شدند یا بیدار بود
 و دیدند و حضرت قدس سره العزیز را گرفتند و بیرون خانه کردند خانۀ افتاد بقرین شدن
 همان اوقات آن خانۀ و آنرا بحکم انیت که در محفل شریف مردم شسته بودند که فرمود
 خبر مید که یا ایها المدیحل قما للک فرمود معاشش چیست گفته شد که ای پیغمبر خدا
 صلی الله علیه و علی آله ایتاده باش در شب در نماز یعنی نماز تهی گفت خبر مید که این
 حکم همه کس است مخصوص پیغمبر خدا صلی الله علیه و علی آله و سلم نیست بچنین استجاب نماز تهی
 همه است بیشتر آنها مائیکه بحضرت شیخ قدس سره الاصفی رومی نمود اکثری از وی از
 الفاظ حدیث و قرآن بود بعض مردم بر مضمون آیات و احادیث مطابق شان قول
 فرودی آرند این نیاید هرگز بلکه این اهام بحضرت شیخ قدس سره الاصفی است آیات
 و احادیث و وحی نبوی است صلی الله علیه و علی آله و سلم پس مراد است وی مطابق حال
 نبوی است و مراد است آنهاست مطابق حال حضرت شیخ قدس سره الاصفی باشد هر چند در لفظ
 احتجاج پس مقصود از اهام یا ایها المدیحل بحضرت شیخ قدس سره الاصفی بر آغایند
 بر اعیای شب باشد بگردد که غل و غلا خواه بقیام نماز باشد خواه نهج دیگر و ازینجا است
 که فرمود که خبر مید که همه است و احتمال دارد که تخمین بر قیام تهی باشد و این تم
 همه تعلق دارد و آنرا بحکم انیت که شخصی پاپوس مشرف شد بوقت تو بیج فرمود که

گفته بود
ی شسته

که تم در دل
گفتی

خانۀ افتاد
بقرین شدن

همه است
بیشتر آنها

مردم بر مضمون
آیات و احادیث

مطابق شان قول
فرودی آرند

اشادت

و از جمله اینست و از جمله دیگر

حضرت شاه ولی

اینکه

ان الذین آمنوا

و عملوا الصالحات

می آیند بهشت

حضرت میرزا محمد

نقشبندی

فرموده است

حضرت پیر محمد

فرموده است

تا در نور معرفت بینی به و همچنین الهام و اجتناب مستلیم اشارت باینست که خبر مید
 در اسلام و انقیاد و از مدتها از خود قانی شو بد باقی باشد هر چند این شرح
 بوده بهر استبعاد و قاصران در تحریر در آمد و از آن جمله اینست که فرمود خبر مید بد که مرد
 باراده بیعت می آید همون روز یا پس وی آمد و بیعت نمود و بر وز و گر همچنین همچنین
 اخبارات را و اوقات بست از آن جمله اینکه فرمود خبر مید بد که طالب حق می آید شخصی
 از طبیعت شریف اطمینان نیافت بلکه بحالت سابق منتظر ماند هر روز گردگیری آمد باز
 اطمینان نمی گرفت و خبر می شنود که طالب حق می آید همچنین چندی گذشت که مجمع کمالا
 شاه محمد مقیم رسید و مشغول شد و در یافت که آن طالب حق همین ست بصایت الهی
 بود و فتوحات الهیه روز و تر و نمود که حقتعالی همه طالب حق را نصیب کند و بجز آنکه
 و آنکه الامجاد صلوات اللہ تعالی علیه و علیهم اجمعین و از آن جمله اینست که بعضی از آن
 چون از جای خود با قصد عقبه پوسی میگردد میفرمود در خانه که خبر مید بد که از الذین
 آمنوا و عملوا الصالحات می آیند خوش میگفت که فلان می آید و این را و اوقات بسیار
 باین حضار مجلس عالی متعارف شده بود که وقتیکه می فرمود ان الذین آمنوا و عملوا
 الصالحات می آیند می گفتند که فلان و یا فلان می آید همون روز یا روز و هم می رسید
 و لیکن این خبر وقتی میرسد که خبر عنهم استجا و از منزل شده مسافر شد و یا عزم مصمم نمود
 و حضرت شیخ قدس سره می فرمود وقتیکه میر محمد اسمعیل متوجه این صوب می شود خبر مید بد
 که عالی نسب می آید و اگر فلان و فلان متوجه میشود خبر می شنوم که ان الذین آمنوا

از روی حضرت پیر محمد
 فرموده است
 ان الذین آمنوا
 و عملوا الصالحات
 می آیند بهشت

از بعضی علامات دریافته شد که در وقت نماز حالتی مع الحق تعالی داشت که فی نظر
 لی مع الله وقت لایسعه ملک مقرب شارت است و از قیام و تهی و اسباب طهارت
 و نماز در وی نمودی راه می یافت ازین مرموقف می شد و در بعضی اوقات بنماز
 مشغول می شد حالتی می یافت که لا عین رأی ولا اذن سمعت و آن حال را
 در همه ازمان نمی یافت در آن از منته متوجه بنماز میشد چه طلب آن حال داشت
 و با بجهله هر چه کشاوی و فتح باب شد از ذکر و فکر و این را در نماز نمی یافت در همه اوقات
 و قیام که رجوعی که در مراقبه و ذکر و فکر می بود در نماز متوقع داشت بنماز بر میاست و
 در بعضی اوقات دریافته شد که بجد لطیف متجد شده نمازی گذارد و آنها را که
 بصارت آن عالم است می دیدند و می قوت این تجسد بسیار داشت و در اکثر
 اوقات می فرود که توجی که در آن جسد می یابم درین نمی یابم و از بنده سیف می
 که اگر تجسد مثالی لطیف شده نماز بگذارد بعد از آنکه معاودت نماید بجد متعارف
 ذمه وی ساقط می شود یا نه گفتیم اینچنین صورت در کتب روایت نه آورده اند مریش
 دریافته شد که ساقط نمی شود و از بعضی مردم طریقت پرسیدیم گفتند و قضیب ابان
 موصلی را هم قوت این تجسد بشدت بود و میفرمود که لا تقربوا الصلوة اذا انتم سكارى
 شارت باین است چه در آن حال توجه مع الحق در کمال است در روع و سجود و
 قیام و قعود و غیر ذلک سول حق تعالی در وجهه روح دیگر نیست و از ما سول حق تعالی
 تمام است پس بنزله سکاری شد و قیام این سکر حاصل نمی آید از قربت بصلوة باین

بعضی
نماز

قال رآن زمان که می یافت متوجه بنماز می شد
در هر زمان که می یافت در آن از منته متوجه بنماز میشد

در بعضی

نماز

نماز

در بعضی اوقات بنماز مشغول می شد

در بعضی اوقات بنماز مشغول می شد
 در هر زمان که می یافت در آن از منته متوجه بنماز میشد
 در بعضی اوقات بنماز مشغول می شد
 در هر زمان که می یافت در آن از منته متوجه بنماز میشد

جسد متعارف چه این نماز بان نماز نیستند و بعد معاوت معاوت نماید و علمای
 روایت را درین کلام متوقع است تفصیل آن این رساله متعل نیست و مع بذاتی الجمله
 اشارت بان می رود که مقصود حضرت قدس سره الاصفهانی که این آیت کریمه بطریق اشارت
 بان دلالت دارد چنانچه میگویند در قول عرب سعدنی و ابرک و در شان قول حق تعالی
 مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَرْسِلُوا عَلَى الْكُفْرَانِ لَا يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِيمَانِ
 اشاره بامیرالمؤمنین ابی بکر صدیق رضی الله تعالی عنه و امثالین بسیار ازین راه
 می فرمود و قتیکه آن قرب شد این قرب منتهی شد و در بطن حضرت شیخ قدس سره
 الاصفهانی واقع شد و زسه سوار شد و متوجه بصره و ارا بخا بجابت رفت بعد فراغ و ضو
 ساخت نماز گذارد بسیار خوش آمد و گفت حالتی یافتم در نماز لا عین رأیت ولا اذن
 سمعت اشاره بفتا از خود بقا بالله فرمود و این را واقعات لاخصی دست
 پس دریافتی که وقتی در نماز تو قریب این حال داشت میگذاز و مع بذات جماعات و قتیکه و غیر
 و قتیکه چنانچه جموعه عیدین حاضر می شد و دیگری را امام می کرد و می گفت شما از مسئله
 و قرات واقف هستید پس قتیکه متوقف در نمازی شد منتظر راه آن حال بوده با
 و احتمال دیگر داشته باشد که ما غافلان بکنه آن نمی رسم و قصه قضیب لبان موصی
 علی مافی نفعات الانس للشیخ العارف عبدالرحمن الحامی اخیست شیخ عبداللہ واقعی
 رحمه الله تعالی گفت که یکی از اهل علوم مراجع و او که یکی از فقته را را نمیدیدند که نماز
 می گذارد و روزی اقامت نماز کردند و او نشسته بود و قتیکی از سرانکار او را گفت
 برخیز و نماز جماعت بگذار و بی رخاست و با ایشان بگیر نماز است رکعت اول بگذار

درین باب
 درین رساله
 شیخ قدس
 اخیست که

بیم ترهم و کما سجد
 یبتغون فضلا من الله
 و رضوانا الذین
 مع انشا بامیرالمؤمنین
 ابی بکر صدیق است
 الله تعالی عنه و اشاره
 علی الکفار اشاره
 بامیرالمؤمنین عمر
 الله تعالی عنه است
 و جماعه بنیم اشاره
 بامیرالمؤمنین عثمان
 رضی الله تعالی عنه
 در کما سجد اشاره
 بامیرالمؤمنین علی
 رضی الله تعالی عنه
 و یبتغون فضلا
 من الله و رضوانا
 اشاره بدگر صحابه
 کمال است و مثال

قد است بیارت حاصل شد
 صبر او را تا وقتیکه حالت
 یسئد و شمر لغت که برین

عالمی است از
 صاحبان علم
 در علم
 علم